© rasailojaraid.com

مطالعۂ بائبل اور مسلمان

ڈاکٹر محمد عبداللہ*

انگریزی زبان میں مستعمل لفظ بائبل BIBLE، یونانی سے لاطینی میں منتقل ہوا جس کے لفظی معنی مطلقاً کتب کے ہیں۔ مروجہ طور پر اس کا اطلاق یہود و نصاریٰ کی مقدس کتب پر ہوتا ہے۔(۱) بائبل کے دو بڑے حصے ہیں چنانچہ کلامِ مقدس کے پیش لفظ میں لکھا ہے:

''کلام مقدس کے دو حصے ہیں یعنی عہد عتیق و عہد جدید۔ کلام مقدس کا وہ حصہ جو خداوند یسوع مسیح کے آنے سے پہلے لکھا گیا عہد عتیق کہلاتا ہے اس میں وہ پرانا عہد نامہ مندرج ہے جو خدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ کوہِ سینا پر کیا تھا۔ کلامِ مقدس کا وہ حصہ جو خداوند یسوع مسیح کے آنے کے بعد لکھا گیا عہد جدید کہلاتا ہے۔''(۲)

دائرۃ المعارف امریکہ کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Bible- the Jewish and Christian sacred book, or collection of sacred books often called the Holy Bible. It is in two parts, the old testament and the New testement." (3)

عہد قدیم بمقابلہ عہد جدید زیادہ ضخیم ہے اور اس میں کیتھولک (Catholic) کے مطابق 45 کتب اور پروٹسٹنٹ (Protestant) کے مطابق ۳۹ کتب ہیں۔ جبکہ عہد جدید میں ۲۷ کتب شامل ہیں جنہیں کلیسائے جامع نے ۳۲۵ء میں مستند قرار دیا۔(۴)

ذیل میں بائبل کے مطالعات پر مسلمان کی تحقیقات کا ایک ناقدانہ جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

---

* لیکچرر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ظہور اسلام سے قبل جزیرہ عرب میں یہود و نصاریٰ موجود تھے دیگر علاقوں کی نسبت یہود مدینہ (یثرب) اور اطراف میں بڑی تعداد میں آباد تھے چنانچہ میثاق مدینہ میں یہود کے بڑے قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر، بنو قینقاع اور ان کے حلیف شامل تھے۔ آفتاب اسلام کی کرنیں جب افق مدینہ پر چمکیں تو یہود کے بعض صالح اور سلیم الفطرت افراد مثلاً عبداللہ بن سلامؓ، سید بن سعیدؓ، اسعد بن کعبؓ اور ثعلبہ بن سلامؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور اکرم ﷺ بطور خاص اہل یہود کی تالیف قلب فرماتے اور جب تک کسی مسئلہ میں قرآن کا صریح حکم نازل نہ ہو جاتا تورات کے حکم پر عمل فرماتے اور بعض معاملات میں یہود سے مشورہ لیتے۔ نقض عہد اور جلاوطنی کے باوجود حضور اکرم ﷺ ان سے رواداری اور مروّت کا اظہار فرماتے۔ (۵)

یہود کی طرح نصاریٰ کی بھی ایک معقول تعداد عرب میں آباد تھی۔ خاص طور پر دو مسیحی مملکتیں روم اور حبشہ عرب میں مسیحیت کی ترویج کا باعث بنی تاہم جزیرہ عرب میں نصاریٰ کی آبادی کا مرکز یمن میں نجران کا علاقہ تھا جہاں سے ایک وفد بھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (۶)

یمن حبشہ کی عیسائی حکومت کے تحت ۴۹۶ء میں آیا بعد ازاں حبشہ کی طرف سے یمن کے گورنر مقرر ہوتے رہے انہی میں سے ایک گورنر ابرہہ بھی تھا جس نے بیت اللہ کے نمونے پر یمن کے دارالسلطنت الصنعاء میں کلیسا بھی تعمیر کرایا اور لوگوں کو اس کی عبادت و زیارت کا حکم دیا جو بعد ازاں بیت اللہ پر ۵۷۰ء، میں حملہ کا سبب بھی بنا۔ (۷)

یہود کے سلیم الفطرت افراد کی طرح نصاریٰ کے بھی سلیم الطبائع افراد مثلاً عدی بن حاتمؓ، تمیم داریؓ، اشرف حبشیؓ، جارود بن عمرؓ اور سلمان فارسیؓ نے اسلام قبول کیا (۸) خصوصیت سے اہل کتاب میں سے عبداللہ بن سلامؓ، تمیم داریؓ، کعب الاحبار، جارود بن عمرؓ علم و فضل میں نمایاں تھے۔ اگرچہ بعض صحابہ کرامؓ کو تورات و انجیل سے متعلق کافی واقفیت تھی اور وہ عربی کے علاوہ عبرانی اور سریانی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے تاہم اہل کتاب صحابہ کرامؓ کی بدولت کتب سابقہ کا ایک بہت بڑا حصہ اسرائیلیات کی صورت میں سامنے آیا۔ (۹)

جب اہل کتاب کی روایات کی کثرت ہونے لگی تو آپ نے ان کی استنادی حیثیت کے بارے میں اصولی فیصلہ صادر فرمایا:

عن ابی ھریرۃؓ قال کان اھل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ و یفسرونھا بالعربیۃ لاھل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوا هم وقولوا امنا باللہ ما نزل o الآیة،(۱۰)

اہل کتاب صحابہ کرامؓ کی طرح بعض تابعین وتبع تابعین کے حوالے تفسیر واحادیث میں ملتے ہیں وھب بن منبہؒ کی عام کتب سماوی خصوصاً توراۃ اور انجیل سے واقفیت بہت زیادہ تھی۔ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء، میں خاص طور سے ان کے جو اقوال نقل کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیسائی لٹریچر کے مقابلہ میں یہودی لٹریچر سے زیادہ واقف تھے۔ امام نوویؒ نے بھی لکھا ہے کہ وہ گذشتہ کتابوں کے علم ومعرفت میں مشہور ہیں۔(۱۱)

بعد کے مصنفین میں احمد بن ابی یعقوب المعروف الیعقوبی (م: ۲۷۸ھ)، اناجیل سے خوب آگاہ تھا اس نے نہ صرف اناجیل اربعہ، کا خلاصہ اپنی تاریخ میں دیا ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی بھی اناجیل اربعہ کے روشنی میں تحریر کیے ہیں علاوہ ازیں انجیل اور قرآن کے بعض بیانات پر بھی کافی غور کیا ہے۔(۱۲)

ابوالحسن علی المعروف المسعودی (م: ۳۴۵ھ) نے توراۃ وانجیل کا غیر معمولی مطالعہ کیا۔ اس کا بیان ہے کہ وہ کسی طرح ناصرہ کے ایک گرجے میں گیا اور وہاں سے اناجیل کے بہت سے نسخے حاصل کئے۔ اس نے پطرس اور پولس کے قتل کا ذکر دوبار کیا ہے۔ توما حواری کے متعلق اس نے وضاحت سے لکھا ہے کہ ہندوستان جانے والا حواری وہی تھا۔ **و مضیٰ توماو کان من الانثیٰ عشر الی بلاد الھند داعیا الیٰ شریعة المسیح فماۃ ھناک،** نیز مسعودی نے مسیحیت کے آغاز اور اس کی عہد بعہد کی تاریخ بیان کی ہے ساتھ ہی مسیحی عقائد وبیانات کے متناقض اور مشکوک حصّوں پر بھی گرفت کی ہے۔(۱۳)

ابوریحان البیرونی (م: ۴۴۰ھ) کی کتب سابقہ کے بارے میں معلومات مسعودی سے بھی زیادہ ہیں۔ اپنی کتاب آثار الباقیہ عن القرون الخالیہ، لکھنے کی خاطر اس نے مسیحیوں سے بھی معلومات حاصل کی ہیں مذکورہ کتاب کے تیسرے باب میں توراۃ وانجیل کے مختلف نسخوں اور ان میں اختلافات کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ اس نے داریشوع کی شرح پر عمدہ تنقید لکھی ہے وہ بڑی تحقیق کے بعد بتاتا ہے کہ اناجیل اربعہ دراصل انجیل کے چار نسخے ہیں ان کا موازنہ اس نے عہد نامہ قدیم کے ان نسخوں سے کیا ہے جو یہودیوں کے پاس تھے اس نے ان دوسری انجیلوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جنہیں نیقیہ کی مجلس نے مسترد کر دیا تھا اور جو مختلف مسیحی فرقوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے پاس تھیں اس نے اناجیل کے باہمی اختلافات کا بھی ذکر کیا اور متی (۱:۱-۱۷) اور لوقا (۳: ۲۳) میں مسیح کے جو مختلف نسب نامے بیان کیے گئے ہیں ان کا اختلاف بیان کر کے سوال کیا ہے کہ مسیحی اس اختلاف کی توضیح کس طرح کرتے ہیں پھر لکھا ہے کہ ان اختلافات کے پیش نظر اناجیل کے الہامی ہونے پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔(۱۴)

محمد بن اسحاق المعروف ابن الندیم (م:۳۷۸ھ) نے اپنی کتاب 'الفہرست' میں اپنے دور تک متداول کتب یہود و نصاریٰ کی مکمل فہرست دی ہے۔(۱۵)

ابو محمد علی بن احمد بن سعید ابن حزم اندلسی (م:۴۵۶ھ) نے اہل کتاب کی کتب، عقائد و تعلیمات اور فِرق پر بیش قیمت بحث کی۔ اس نے اپنی معروف کتاب '**الفصل فی الملل والاھواء والنحل**' میں اس باب کے تحت کہ یہود کی جملہ کتب اور اناجیل اربعہ میں یقیناً تحریف و تبدیلی ہو چکی ہے اور اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں نازل نہیں فرمایا۔ تورات سامری کی بابت رقم طراز ہیں:

''سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جو توریت (فرقہ) سامریہ کے ہاتھوں میں ہے وہ اس تورات کے خلاف ہے جو دوسرے یہودیوں کے پاس ہے۔ سامریہ کا دعویٰ ہے کہ:

''یہی تورات نازل کی گئی تھی اور وہ یہ یقین کرتے ہیں کہ جو تورات یہود کے پاس ہے وہ محرف و مبدل ہے جبکہ تمام یہود یہ کہتے ہیں کہ سامریہ کی تورات میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔''(۱۶)

مذکورہ کتاب کے پہلے حصے میں توراۃ و زبور میں تحریف کے شواہد پیش کیے ہیں جبکہ دوسرے حصے میں اناجیل پر مفصل بحث کی ہے۔ چنانچہ اناجیل کی بابت لکھتے ہیں:

واما النصاریٰ فقد کفونا ھذہ المؤنۃ کلھا لانھم لایدعون ان الاناجیل منزلۃ من عنداللہ علی المسیح ولا ان المسیح اتاھم بھا بل کلھم اولھم عن اٰخرھم اریوسیھم وملکیھم ونسطوریھم ویعقوبھم ویارونیھم ولوبقانیھم لایختلفون من امھا اربعۃ تواریخ الفھا اربعۃ رجال معرفون فی زمان مختلفۃ(۱۷)

''نصاریٰ نے ہمیں اس تمام مشقت سے بے نیاز کر دیا ہے کیونکہ وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ اناجیل اللہ کے پاس سے مسیح پر نازل کی گئی ہیں اور نہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان اناجیل کو مسیح ان کے پاس لائے ہیں بلکہ یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سب لوگ شروع سے آخر تک نسطوری، یعقوبی، مارونی وغیرہ سب کے سب اس امر میں اختلاف نہیں کرتے کہ یہ چار کتب تواریخ ہیں جن کو چار شخصوں نے تالیف کیا ہے اور وہ مختلف زمانوں میں مشہور ہیں۔

توراۃ وزبور اور انجیل کے بارے میں مسلمانوں کے مؤقف کی صراحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''قلنا ان الله تعالیٰ انزل التوراة علیٰ موسیٰ علیه السلام حقاً و انزل الزبور علیٰ داؤد علیه السلام حقاً و انزل الانجیل علیٰ عیسٰی علیه السلام حقاً و انزل الصحف علیٰ ابراهیم و موسیٰ علیهما السلام حقاً و انزل کتبا لم یسم لنا علی انبیاء لم یسموا لنا حقاً نؤمن بکل ذالک......ان کفار بنی اسرائیل بدّلوا التوراة والزبور فزادو ونقصوا وابقی الله تعالیٰ بعضها حجة علیهم...... وبدّل کفار النصاریٰ الانجیل کذالک فزادوا ونقصوا وابقی الله تعالیٰ بعضها حجة علیهم''(۱۸)

علامہ ابن حزم نے اہل کتاب کے عقائد ونظریات پر بھی تفصیلی بحث کی ہے تاہم ان کا استدلال غیر معمولی طور پر جارحانہ وناقدانہ ہے۔

ابو حامد محمد بن محمد الغزالی (م: ۵۰۵ھ) نے اپنی کتاب 'الرّد الجمیل لالٰهیة عیسیٰ بصریح الانجیل' میں مسیحیت کے عقیدہ تثلیث پر فاضلانہ بحث کی ہے نیز انجیل کی استنادی حیثیت کے بارے میں بھی بتایا ہے۔(۱۹)

محمد بن عبدالکریم الشہر ستانی (م: ۵۴۸ھ) کی کتاب 'الملل والنحل' اگرچہ فلسفیانہ مباحث کی حامل ہے تاہم اہل کتاب سے متعلق قابل قدر بحث کی ہے۔ اپنی کتاب کی دوسری جلد میں توراۃ وانجیل پر مختصر بحث کی ہے تاہم یہود ونصاریٰ کے فرقوں کے بارے میں تفصیلاً بحث کی ہے۔ لکھتے ہیں:

''اہل یہود کے ۷۰ فرقے ہیں جن میں العنانیۃ، العیسویۃ، المقارۃ، الیودعانیۃ اور السامریۃ معروف ہیں، جبکہ نصاریٰ کے ۷۲ فرقے ہیں جن میں سے تین زیادہ معروف ہیں۔ الملکائیۃ، النسطوریۃ، الیعقوبیۃ۔(۲۰)

توراۃ، انجیل اور قرآن حکیم کا موازنہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ففی التوراة احکام السیاسیة الظاهرة العامة، وفی الانجیل احکام السیاسیة الباطنة الخاصة، وفی القرآن احکام السیاستین جمیعاً۔(۲۱)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو العباس، تقی الدین احمد بن شہاب ابن تیمیہ (م: ۷۲۸ھ) کی یہود و نصاریٰ کی کتب کی تحقیق اور عقائد وافکار کا مطالعہ امتیازی شان کا حامل ہے۔ علامہ ابن تیمیہ نے کئی چھوٹے رسائل کے ساتھ ساتھ متکلمانہ انداز میں ایک ضخیم کتاب 'الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، کے نام سے لکھی۔ اسلام چونکہ یہودیت اور عیسائیت کے نعم البدل کے طور پر بھیجا گیا تھا اس لئے قدرتی طور پر ابن تیمیہ نے ان دونوں مذاہب کی طرف توجہ دی۔ انہوں نے یہود نصاریٰ پر اپنی مقدس کتب کے بعض الفاظ محرف کرنے کا الزام لگایا ہے۔

مذکورہ کتاب بنیادی طور پر صیدا اور انطاکیہ کے اسقف پال (Paul) کی ایک کتاب کا جواب ہے جس میں انہوں نے نصرانیت کا ابطال اور اسلام کی حقانیت پر بھر پور استدلال کیا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی موجودہ کتب کی استنادی حیثیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ان هذه الكتب وقع فيها تبديل فى بعض الفاظها،وانه لايعلم ان الفاظها منزلة من عندالله' فلايجوز ان يحتج بها فيما من الالفاظ فى معارضة علم نبوته وان هذه التوراة والانجيل الموجودتان اليوم بين اليهود والنصارىٰ لم تتواتر عن موسىٰ و عيسىٰ عليهما السلام۔ (۲۲)

توراۃ کی بابت رقم طراز ہیں:

''اما التوراة فان نقلها انقطع لما خرب بيت المقدس اولا واجلى منه بنو اسرائيل ثم ذكروا ان لذى املأها بعد ذالك شخص واحد يقال له عاذر و زعموا انه نبى.(۲۳)

انجیل کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''واما الانجيل الذى بايدى المسيحين فانهم معترفون بانه لم يكتبه المسيح عليه السلام ولا املأه على من كتبه وانما املأه بعد رفع المسيح .متى ويوحنا وكان قد صحبا المسيح ولم يخفظه خَلق كثير مبلغون حد المتواتر. ومرقس ولوقا وهما لم يريا المسيح عليه السلام. وقد ذكر هٰولاءِ انهم ذكروا بعدماقاله المسيح و بعض اخباره، وانهم لم يستوعبوا ذكر اقواله وافعاله''(۲۴)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے صراحت سے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی مسیحیت بگڑ چکی تھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور خود مسیحی بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان مذہبی کتابوں میں خواہ غلطی سے اور خواہ عمداً تحریف ہوئی ہے۔

ابن تیمیہ کے شاگرد علامہ ابن القیم (م:۷۵۱ھ) نے اپنی کتاب 'ھدایة الحیاریٰ فی اجوبة الیھود و النصاریٰ' میں بھی کتب اہل کتاب پر قابل قدر بحث کی ہے۔

بعد کے مصنفین میں سے محمد ابوزہرہ مصری اور ڈاکٹر احمد شلبی نمایاں ہیں۔ چنانچہ شیخ محمد ابوزہرہ اپنی کتاب 'محاضرات فی النصرانیة' میں مصادر المسیحة بعد عیسیٰ کے عنوان سے عہد جدید پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔ اناجیل کی بابت رقم طراز ہیں:

"... ان ھذا لأناجیل لیست نازلة علیٰ عیسیٰ علیه السلام فی نظرھم، ولیست منسوبة له ولکنّھا منسوبة بعض تلامیذه، ومن ینتھی الیھم، وھو تمشتمل علیٰ اخبار المسیح وقصصه ومحاوراته و خطبه و ابتدائه ونھایته فی الدنیا کما یعتقدون ھم"(۲۵)

ڈاکٹر احمد شلبی نے اپنی کتاب مقارنة الادیان، کا دوسرا حصہ 'المسیحیة' کے لیے وقف کیا ہے جس میں الکتاب القدس، کے عنوان سے صفحات ۱۳۷ تا ۱۵۴ میں عہد نامہ جدید پر بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ یہ کتابیں حضرت عیسیٰ کی لکھی ہوئی یا املاء کردہ نہیں ہیں۔

۲۔ ان رسائل اور اناجیل کے مؤلفین کے بارے میں حتمیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

۳۔ ان میں تناقض کی کثرت پائی جاتی ہے۔

۴۔ یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ اناجیل الہامی حیثیت کی حامل نہیں ہیں جیسا کہ انجیل لوقا کے پہلے فقرے سے مترشح ہوتا ہے کہ لوقا نے بھی دیگر لوگوں کے دیکھا دیکھی حضرت عیسیٰ کے حالات صحیح تر قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے۔(۲۶)

ابتدائی عہد میں مسلمانوں کے مطالعہ بائبل کے ضمن میں یہ امر ملحوظ رہے کہ کچھ اختصار کی خاطر اور کچھ اس وجہ سے کہ ابتدائی عہد میں تورات وانجیل کے زیادہ تراجم نہیں ہوئے تھے اور نہ بکثرت ان کی اشاعت ہوئی تھی ان مصنفین ومحققین نے ان کتب کے جو حوالے دیئے ہیں وہ بیشتر حاصل مطلب کے طور پر ہیں اور چونکہ ان کتب میں تغیر وتبدل اور تحریف ہوتی رہتی ہے اس لئے موجودہ کتب میں بعض حوالے نہیں ملتے یا ملتے ہیں تو خاصی بدلی ہوئی شکل میں۔(۲۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

برصغیر میں مطالعہ بائبل

برصغیر میں علماء کرام اور محققین نے بائبل کو اپنے مطالعے کا موضوع بنایا اور عمدہ تحقیقات پیش کیں جن کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دھلوی (م:۱۷۶۳ء) نے اپنی معروف کتاب الفوز الکبیر، میں علم مخاصمہ کے تحت یہود و نصاریٰ کی کتب کا مختصراً جائزہ لیا ہے۔ تورات میں تحریف پر اپنے نقطہ نظر کو یوں بیان کرتے ہیں:

''یہودی تحریف لفظی تورات کے ترجمہ وغیرہ میں کیا کرتے تھے نہ کہ اصل تورات میں کیونکہ فقیر کے نزدیک ایسا ہی محقق ہوا ہے اور ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے اور تحریف معنوی تاویل فاسد کا نام ہے۔(۲۸)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م:۱۸۲۳ء) نے توریت و انجیل کے براہِ راست مطالعے کے لیے ایک یہودی عالم سے عبرانی سیکھی وہ خود لکھتے ہیں:

''فاضلے از اکابر علماء یہود بدھلی آمد، از واز تحقیق تورات بلسان عبرانی کردم۔(۲۹)

سید آل حسن موہانی (م:۱۸۷۲ء) کا مطالعہ بائبل و مسیحیت برصغیر میں اوّلین حیثیت کا حامل ہے آپ کی تصنیفات میں خاص اس موضوع پر دو کتب الاستفسار اور الاستبشار، ہیں۔ اول الذکر تصنیف کی بابت مولانا امداد صابری لکھتے ہیں، یہ کتاب تحقیق و معلومات اور دلائل و براہان کے اعتبار سے کتب ردّ نصاریٰ میں افضلیت کا درجہ رکھتی ہے۔(۳۰) جبکہ علامہ ڈاکٹر خالد محمود کے خیال میں بعد میں لکھی جانے والی اسلامی کتابوں میں متن کی حیثیت رکھتی ہے۔(۳۱)

سید آل حسن نے مذکورہ کتاب میں تورات و انجیل کی بابت مندرجہ ذیل مباحث پر کلام کیا ہے:

۱۔ توریت میں بعض روایتیں ایسی بھی ملتی ہیں کہ اس سے ساری شریعت اسرائیلیہ کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ خدا کے کلام میں دوسرے کلام کے ملنے سے کتاب اللہ کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ اناجیل کی روایتوں کے اسناد کا پتہ نہیں لگتا اور روایتوں میں اختلاف بھی ہے۔

۴۔ اناجیل کی تالیف ایسی ہے جیسے ہمارے ہاں شواہد النبوۃ ہے جو قرآن کی طرح جمع نہیں ہوئے۔

۵۔ توریت کی عزراء نبی کے عہد سے بطلیموس کے عہد تک اور عہد جدید کے حواریوں کے عہد سے قسطنطین کے زمانہ تک کی سندیں کسی عیسائی عالم کے پاس نہیں۔(۳۲)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈاکٹر محمد وزیر خان (م:۱۸۷۳ء) میڈیکل کالج کلکتہ سے طب کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد مزید تعلیم کے لئے لندن روانہ ہوئے تو وہاں سے واپسی پر تورات وانجیل کے قدیم نسخے جمع کر کے لائے۔(۳۳) ڈاکٹر موصوف نے ہندوستان میں مسیحیت کے تحقیقی مطالعہ کی بنیاد رکھی اور اصل ماخذ کے ذریعے یہود نصاریٰ کی کتب تک رسائی حاصل کی۔ آگرہ کی جامع مسجد میں علماء باقاعدہ ان سے درس لیتے تھے اور یہ سلسلہ چار سال تک چلتا رہا۔(۳۴)

مولانا رحمت اللہ کیرانوی (م:۱۸۹۲ء) کا نام تاریخ اسلام میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص مطالعہ اہل کتاب بالخصوص مسیحیت میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ آپ نے متعدد کتب براہ راست اسی موضوع پر تالیف فرمائی جن مین ازالۃ الاوھام (فارسی) ازالۃ الشکوک، اعجاز عیسوی (اردو) اور اظہار الحق (عربی) شامل ہیں۔(۳۵)

مؤخرالذکر کتاب جو مولانا کیرانوی نے چھ ماہ کے قلیل عرصے میں ترکی میں قلم بند کی بائبل کے ناقدانہ مطالعہ میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ذیل کے تین ابواب براہ راست بائبل سے متعلق ہیں:

۱۔ بیان وتفصیل کتب عہد قدیم وجدید۔

۲۔ بیان وتفصیل اثبات تحریف کتب عہد قدیم وجدید۔

۳۔ بیان وتفصیل اثبات نسخ کتب عہد قدیم وجدید۔

کتاب کے بارے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ لکھتے ہیں:

''میں اپنے بچپن سے کتاب اظہار الحق کا نام سنتا رہا ہوں اور اسکی تعریف ان الفاظ میں کہ وہ ایک الہامی کتاب ہے مطالعے اور عمر کے ساتھ کتاب اور مؤلف سے میری عقیدت اور میرا علم الیقین بڑھتے ہی رہے''(۳۷)

کتاب کی قبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا کہ آٹھ زبانوں میں اس کے تراجم ہوئے اور اب تک ۱۲ ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔(۳۸)

سر سیّد احمد خان (م:۱۸۹۸ء) نے تبیین الکلام فی تفسیر التوراۃ والانجیل علیٰ ملۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

''اسلام '' کے نام سے بائبل کی تفسیر نئے اصولوں کے مطابق کی ہے اس میں سرسید نے قرآن اور بائبل میں تطابق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جسے مولانا عبدالحق حقانی نے تحریف القرآن، سے تعبیر کیا ہے اور فرانسیسی متشرق گارساں وتاسی نے مذکورہ کتاب کو خالص مسیحی تو نہیں نیم مسیحی قرار دیا ہے (۳۹) اگرچہ اس بنا پر سرسید کا بائبل کے میں نقطہ نظر محل نظر ہے تاھم بعض مقامات پر اصول بحث بھی کرتے نظر آتے ہیں لکھتے ہیں:

''توریت اور صحف انبیاء اور انجیل کے قلمی نسخے جواب دنیا میں موجود ہیں وہ آپس میں نہایت مختلف ہیں۔ اگرچہ میں اس بات کا قائل نہیں ہوں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتب مقدسہ میں تحریف لفظی کی ہے اور نہ علمائے متقدمین و محققین اس بات کے قائل تھے مگر علمائے متاخرین اس بات کے قائل ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی کتب مقدسہ میں تحریف وتبدیلی کی ہے۔'' (۴۰)

بائبل کے اختلاف کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''قرآن مجید کے اختلاف قرأت کو توریت وصحت انبیاء وزبور وانجیل کے اختلاف عبارت کو یکساں قرار دینا دیدہ دانستہ غلطی کرنا ہے۔ ریورنڈ ہارن (Horne) نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ناقلین کتب سے عملاً وسہواً غلطیاں ہوئی ہیں۔'' (۴۱)

مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹی (م: ۱۹۰۱ء) نے مختلف علماء یہود سے عبرانی اور سریانی زبانوں کی تحصیل کی اور تورات کا مطالعہ اصل عبرانی میں کیا۔ اسی موضوع پر آپ نے ایک تحقیقی کتاب 'البشریٰ' دو جلدوں میں تحریر کی جس کا نقش ثانی لاہور سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا ہے۔ (۴۲)

سید ناصر الدین، ابوالمنصور دھلوی (م: ۱۹۰۳ء) کی زیادہ تر تالیفات کلامی انداز کی حامل ہیں اور مسیحیت کے عمومی عقائد ومطالعہ پر محیط ہیں مگر احسن الدلیل فی معلومات توریت والانجیل، میں کتب مقدسہ پر عمدہ بحث ہے (۴۳)۔

مولانا عبدالحق حقانی (م: ۱۹۱۷ء) کا مطالعہ بائبل امتیازی حیثیت کا حامل ہے اگرچہ آپ کی تالیفات میں مناظرانہ جھلک ہے تاہم تورات وانجیل کی بحث میں آپ نے تحقیق وتدقیق کو پیش منظر رکھا ہے۔ آپ کی تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی۔ اگرچہ مکمل طور پر یہود ونصاریٰ کے عقائد اور دیگر فرق باطلہ کے تناظر میں کلامی انداز میں لکھی گئی ہے تاہم مذکورہ تفسیر کا ضخیم مقدمہ تورات وصحف اور انجیل کے باب میں عمدہ مباحث پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مشتمل ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مسیحیوں کا اہم اعتراض کہ اللہ تعالیٰ نے تورات وانجیل کی مدح فرمائی اور صحف ابراہیم وموسیٰ کا بھی تبعاً ذکر ہے اور قرآن کو ان کتب کا مصدق بتایا ہے، کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"ان آیات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں اول یہ کہ تورات وہ کتاب ہے جو خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اور زبور وہ کتاب ہے جو حضرت داؤد کو عطا ہوئی تھی اور انجیل وہ کتاب ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی اور کچھ صحیفے حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے تھے اور اس امر منصوص میں سنی، شیعہ کل فرقے اسلام کے سلف سے خلف تک متفق ہیں پس یہ کتاب جو موسیٰ کے بعد میں تصنیف ہوئی اور کچھ مضامین تورات اصلی کے یادداشت کے طور پر درج کر کے تورات نام رکھا گیا ہے قطعی وہ تورات نہیں کہ جس کا قرآن میں ذکر ہے اسی طرح وہ کتابیں کہ جو حضرت عیسیٰ کے بعد لوگوں نے تصنیف کی ہیں اور ان میں حضرت عیسیٰ کے حالات واقوال کو صحیح وغلط طور پر جمع کر دیا ہے جس کو اب عیسائی انجیل متیٰ ومرقس ولوقا ویوحنا کہتے ہیں وہ انجیل نہیں جس کا قران میں ذکر ہے چنانچہ امام قرطبیؒ اور امام رازیؒ اسی نقطہ نظر کے حامل ہیں۔ دوم یہ کہ وہ تورات وانجیل وزبور ودیگر صحف انبیاء کہ جن کا قرآن میں ذکر ہے کلام الٰہی اور واجب التعظیم ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی معرفت فرمایا تھا سب حق تھا اسلام کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس نے یہ ہدایت کی ہے کہ اپنا اور بیگانہ کچھ نہ دیکھو بلکہ جس قدر خدا کے فرستادہ لوگ اور جس قدر مقدس کتابیں خدا نے بھیجی ہیں سب پر ایمان لاؤ" (۴۴)

برصغیر کے مذکور بالا علماء کی تحقیقات کے علاوہ مولانا محمد قاسم نانوتوی (م:۱۸۷۹ء)، مولانا محمد علی مونگیری (م:۱۹۲۷ء)، مولانا شرف الحق دھلوی (م:۱۹۰۳ء)، ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری (م:۱۹۷۸ء)، عبدالماجد دریا آبادی (م:) مولانا محمد ادریس کاندھلوی (م:۱۹۷۴ء) اور مولانا محمد مالک کاندھلوی نے بھی کتب مقدسہ اور مطالعہ مسیحیت پر عمومی وکلامی انداز میں مطالعہ پیش کیا ہے۔

نومسلموں کا مطالعہ بائبل:

مطالعہ بائبل پر نہ صرف مذکورہ بالا علماء کی تحقیقات ہیں بلکہ نصرانیت سے اسلام قبول کرنے والے اہل علم نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان میں عبداللہ الترجمانی مہتدی کی تالیف **تحفة الاریب فی الردّ علیٰ اهل الصلیب**، نصر بن عیسیٰ ابی سعد المتطبب کی **النصیحة الایمانیة بفضح الملة النصرانیة**، شیخ زیادہ مہتدی کی **البحث الصریح فی ایّ دین هوا الصحیح**، محمد زکی الدین النجّار کی **المنارات الساطعة فی ظلمات الدنیا الحالکة**، اور ڈاکٹر ابراہیم خلیل احمد کی **محمد فی التوراة والانجیل والقرآن**، شامل ہیں۔(۴۵)

ان کتب میں سب سے زیادہ ضخیم و جامع فرانسیسی نومسلم موریس بکائے (Murice Bucale) کی کتاب بائبل، قرآن اور سائنس (La Bible,La Coran ot La Science) ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے بائبل کا تاریخی، متنی اور تنقیدی مطالعہ پیش کیا ہے۔ نیز بائبل کے اختلافات و تناقضات پر عمدہ بحث کی ہے ساتھ ہی بائبل اور قرآن حکیم کے بیانات کا جائزہ موجودہ تحقیقات اور سائنس کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ مصنف اناجیل کی بابت مقدمہ میں رقم طراز ہے:

> ''مسیحیت نے عبرانی بائبل کو اپنا لیا ہے اور اس میں چند ضمیمہ جات کا اضافہ کر دیا ہے اس نے تمام شائع شدہ تحریروں کو تسلیم نہیں کیا جنکا مقصد ہی انسانوں کو حضرت عیسیٰ کے مشن سے آگاہ کرنا تھا۔ کلیسا نے ان کتابوں کی اشاعت میں قطع و برید سے کام لیا جن میں حضرت عیسیٰ کی حیات اور تعلیمات کا ذکر ہے۔ اس نے عہد نامہ جدید میں صرف ایک محدود تعداد میں تحریروں کو محفوظ رکھا ہے جن میں اہم ترین چار اناجیل ہیں جن کو شرعی حیثیت حاصل ہے۔ مسیحیت کسی ایسی وحی کو تسلیم نہیں کرتی جو حضرت عیسیٰ اور آپ کے حواریوں کے بعد نازل ہوئی لہٰذا وہ قرآن کو مسترد کرتی ہے'' (۴۶)

مطالعہ بائبل کا مقصود:

مسلمانوں کے مطالعہ بائبل کا اہم مقصد اور غرض غایت یہود و نصاریٰ کو ان نوشتوں کی اصلیت سے آگاہ کرنا ہے تا کہ وہ غیر المغضوب علیھم والضالین، کا مصداق بننے سے بچ سکیں نیز اہل کتاب کو ایسے مرکز و محور پر لانا ہے جس کا ذکر تورات، زبور و صحف الانبیاء اور انجیل نے کیا ہے اور اسی طرف قرآن حکیم بھی شد و مد سے دعوت عام دے رہا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قل یا اهل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا و بینکم الّا نعبد الا الله و لا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله، فان تولّوا فقولوا اشهدوا بانّا مسلمون''(۴۷)

حواشی وحوالہ جات

1. Encyclopaedia Britannica 'BIBLE' 1961, vol III, P499.

۲۔ کلامِ مقدس، سوسائٹی آف سینٹ پال روما، ۱۹۵۸ء (پیش لفظ)۔

3. Encyclopedia Amepcana, BIBLE,Grolices International Dumbury, 1983, volII, p 647.

4. Encyclopaedia Britannica, volII, P 515.

۵۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، اہل کتاب صحابہ وتابعین، معارف پریس اعظم گڑھ، 1951ء ص ۶۵۔۶۶ نیز ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے یہاں تک لکھا ہے کہ دوران جنگ تورات کے کچھ نسخے مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے تھے وہ ان کو واپس کر دیئے گئے دیکھیے (رسول اکرم کی سیاسی زندگی دارالاشاعت کراچی، ص ۲۳۱۔۲۳۳)

۶۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، حوالہ مذکور، ص ۹۱۔۹۹۔

۷۔ نفس مصدر، ص ۹۵۔

۸۔ نفس مصدر، ص ۷۲۔۷۳۔

۹۔ اسرائیلیات کی تفصیل کے لئے دیکھئے: عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن، طبع نہم، دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۲ء، ص ۴۵۔۴۹۔

۱۰۔ بخاری، کتاب التفسیر، رقم ۴۱۷۳، باب قولوا امنا باللہ۔

۱۱۔ ندوی مجیب اللہ، حافظ، حوالہ مذکور، ص ۱۲۴۔۱۲۵۔

۱۲۔ الیعقوبی احمد بن ابی یعقوب، تاریخ الیعقوبی، دارصادر بیروت، ۱۳۷۹ھ، ۱۹۶۰ء، ج، ص ۷۹۔

۱۳۔ المسعودی، ابوالحسن علی، مروج الذهب، طبع قاهرة، ۱۳۴۶ھ، ص ۲۹۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب ۱۹۸۶، ج ۳، ص ۳۱۷۔

۱۵۔ ابن الندیم محمد بن اسحاق، الفہرست، المطبعۃ الرحمانیۃ بمصر، ۱۳۴۸ھ، ص ۳۴۔۳۵۔

۱۶۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، الفصل فی الملل والاھواء والنحل، طبعۃ الاولی، بالمطبعۃ الادبیۃ فی سوق الخضار القدیم بمصر، ۱۳۱۷ھ، ص ۱۱۷۔

۱۷۔ نفس مصدر، ج ۲، ص ۲۔

۱۸۔ نفس مصدر، ص ۲۱۱۔۲۱۲۔

۱۹۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حوالہ مذکور، ج ا، ص ۶۵۳۔

۲۰۔ الشہرستانی، محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دار السرور بیروت لبنان، ۱۹۴۸ء، طبعۃ الاولی، ج ۲، ص ۳۶۔۳۷

۲۱۔ نفس مصدر، ص ۱۹۔

۲۲۔ ابن تیمیہ، تقی الدین، ابو العباس احمد بن شہاب، الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، مکتبہ المدنی و مطبعتھا جدۃ، ج ا، ص ۳۶۵۔

۲۳۔ نفس مصدر، ج ۲، ص ۱۰۔

۲۴۔ نفس مصدر۔

۲۵۔ ابو زہرۃ محمد، محاضرات فی النصرانیۃ، مطبعۃ المدنی، طبع ثالث، ۱۹۶۶ء، ص ۵۹۔

۲۶۔ احمد شلبی دکتور، مقارنۃ الادیان، المسیحیۃ، مکتبۃ النہضۃ المصر، ۱۹۶۰ء، ص ۱۵۲۔۱۵۳

۲۷۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، حوالہ مذکور، ج 1، ص ۳۱۸۔

۲۸۔ ولی اللہ شاہ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (مترجم) ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۴۰۲ھ، ص ۱۲۔

۲۹۔ عبدالعزیز شاہ ملفوظات، طبع اوّل دہلی، (س۔ن) ص ۲۷۔

۳۰۔ صابری امداد، مولانا، آثار رحمت، دہلی، ۱۹۶۷ء ص ۹۔۱۰۔

۳۱۔ موہانی آل حسن سید، الاستفسار، لکھنؤ، ۱۸۴۵ء، ص ۸ (مقدمہ)

۳۲۔ نفس مصدر، ص ۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واضح رہے کہ کتاب الاستفسار، نئے اسلوب کے ساتھ دارالمعارف اردو بازار، لاہور سے طبع ہو چکی ہے جس پر ڈاکٹر خالد محمود نے ایک طویل مقدمہ لکھا ہے۔ جو مسیحیت کی تاریخ اور کتب نصاریٰ کے ناقدانہ جائزہ پر مشتمل ہے۔

۳۳۔ محمد سلیم سید، مغربی زبانوں کے ماہر علماء، ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور، ۱۹۹۳، ص ۸۴۔

۳۴۔ گیلانی مناظر احسن، مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، دہلی ۱۹۴۴ء، ص ۲۸۶۔

۳۵۔ تفصیلات کے ملاحظہ ہو راقم کا مقالہ، مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی علمی و دینی خدمات کا تحقیقی جائزہ۔

۳۶۔ کیرانوی رحمت اللہ، اظہار الحق، ادارۃ العامۃ للطبع والترجمہ الریاض، ۱۴۱۰ھ، ج 1 ص۔

۳۷۔ محمد حمید اللہ ڈاکٹر، حضرت مولانا کیرانوی کی کتاب اظہار الحق اور اس کا اردو ترجمہ، البلاغ (کراچی) 7-13 مئی ۱۹۷۲ء، ص ۲۲۔

۳۸۔ دیکھئے اردو ترجمہ، بائبل سے قرآن تک، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ۱۹۹۲ء، (مقدمہ)

۳۹۔ گارساں دتاسی۔ خطبات (حصہ دوم)، مولوی عبدالحق، ڈاکٹر حمید اللہ (مترجمین) انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۴۷ء، ص ۲۴۴۔

۴۰۔ احمد خان، سید، سر، تفسیر القرآن، دوست ایسوسی ایٹس، لاہور، ص ۵۔

۴۱۔ نفس مصدر۔

۴۲۔ چڑیا کوٹی، عنایت رسول، البشریٰ، طبع ثانی، لاہور، ۱۹۸۱ء، (مقدمہ)

۴۳۔ راہی اختر، سید ناصر الدین ابو المنصور اور مسیحی۔ مسلم مناظراتی ادب، عالم اسلام اور عیسائیت (اسلام آباد) ص

۴۴۔ حقانی، عبدالحق، البیان فی علوم القرآن، مکتبہ الحسن، لاہور، (س۔ن) ص ۱۱۷-118

۴۵۔ کیرانوی، رحمت اللہ، اظہار الحق (تحقیق محمد عبدالقادر ملکاوی) حوالہ مذکور ص ۱۷، ص ۱۸۔

۴۶۔ بکائیے، موریس، بائبل قرآن اور سائنس (ثناء الحق صدیقی مترجم 1، ادارہ القرآن والعلوم اسلامیہ، کراچی، ۱۹۵۸ء) ص ۶۔

۴۷۔ آل عمران ۳۱-۶۴

© rasailojaraid.com